کتنی عمر کا بچہ مسجد میں آسکتا ہے اور کتنی عمر کا نہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: OKR 0080 تاریخ: 12-09-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مسجد میں بچوں کے آنے کے حوالے سے ہمیں تفصیلی معلومات عطا فرمادیں کہ کون سا بچہ مسجد میں آسکتا ہے اور کون سا نہیں آسکتا؟ جو بچہ اکثر مسجد میں آکر شور کرتا رہتا ہو، اسے اور اس کے والد کو سمجھانے کے باوجود بھی اگر وہ شور اور مسجد کی بے ادبی سے باز نہ آتا ہو، تو کیا اس بچے کو مسجد میں آنے سے روکا جاسکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بچوں کے مسجد میں آنے کے حوالے سے دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ بچہ ناسمجھ ہے تو ایسے بچے کو مسجد میں لانے سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اب اگر یہ ناسمجھ بچہ ایسا ہے کہ جس سے نجاست کا غالب گمان بھی ہے تو اب مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ہوگا اور اگر ناسمجھ بچہ ایسا ہے کہ جس سے نجاست کا غالب گمان نہیں ہے تو یہ ممانعت کراہت تنزیہی تک رہے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ بچہ سمجھدار ہے، سنِ تمیز تک پہنچ گیا، یہ عمر سات سال سے شروع ہوتی ہے تو ایسا بچہ یا اس سے زائد عمر کا بچہ اگر مسجد کے ادب کو پامال نہ کرے اور نمازیوں کی نماز میں خلل نہ ڈالے تو وہ مسجد میں آسکتا ہے کہ سات سال کے بچے کیلئے والدین کو حکم ہے کہ وہ اسے نماز پڑھنے کا کہیں اور دس سال کا ہو جائے تو اسے ہلکی پھلکی مار کے ساتھ بھی نماز پڑھوانے کا حکم ہے، ظاہر ہے کہ جب بچے کو

نماز کا حکم ہے تو بچوں کی تربیت کے لئے اسے مسجد میں آنے کی بھی اجازت ہے۔ نیز ایسے بچوں کی صف کا ذکر بھی محدثین کی تشریح کے مطابق حدیث میں موجود ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سن تمیز تک پہنچنے والے یا اس سے زائد عمر کے بچے مسجد میں آسکتے ہیں اور ان کی صف الگ بنائی جائے گی۔ اس کے علاوہ بھی متعدد احادیث ہیں جن میں بچوں کے مسجد میں آنے کا ذکر ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ جو بچہ مسجد میں شور کرے اور ادب کو پامال کرے تو ایسا کرنے والا چاہے بچہ ہو یا بڑا، جب وہ نمازیوں کو اذیت دے رہا ہے اور مسجد کا ادب پامال کر رہا ہے تو کسی بڑے فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اسے مسجد میں آنے سے ضرور روکا جاسکتا ہے جب تک وہ اپنی اس قبیح حرکت سے باز نہ آجائے۔

حدیث پاک میں ہے: ”عن واثلة بن الأسقع، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: جنبوا مساجدكم صبيانكم، ومجانينكم، وشراءكم، وبيعكم، وخصوماتكم، ورفع أصواتكم، واقامة حدودكم، وسل سيوفكم “ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑوں، اونچی آوازوں، حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ **(سنن ابن ماجہ، صفحہ 174، مطبوعہ بیروت)**

اتحاف الخیرۃ المھرۃ اور المقاصد الحسنۃ میں اس حدیث پاک کے بارے میں ہے: ”واللفظ للمقاصد“ وسنده ضعيف، ولكن له شاهد عند الطبراني في الكبير، والعقيلي وابن عدى بسند فيه العلاء بن كثير الشامي، وهو ضعيف من حديث مكحول، عن أبي الدرداء وأبي أمامة وواثلة “ترجمہ: اس حدیث کی سند ضعیف ہے مگر امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر میں اس کا شاہد ذکر فرمایا ہے، اسی طرح امام عقیلی، امام ابن عدی نے ایسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں علاء بن کثیر شامی راوی موجود ہے اور یہ ضعیف ہے اس حدیث سے جو حضرت مکحول نے، حضرت ابو درداء، ابو امامہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

(المقاصد الحسنہ، جلد 2، صفحہ 360، مطبوعہ سعودیہ)

حدیث میں ”صبی“ سے مراد ناسمجھ بچہ ہے۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ بچوں کو مسجد میں تعلیم دینے اور نہ دینے کے دو اقوال میں تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:” والتوفیق ماشرنا الیہ ان لو کانوا غیرما مونین علی المسجد لم یجز مطلقا والاجاز حسبةً لاباجر والدلیل علیہ استدلالہ بالحدیث وقد قرنوافیہ بالمجانین فالمراد فی الحدیث من لایعقل اولایؤمن علیہ “ترجمہ:ان دونوں میں تطبیق وہ ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیاہے کہ اگر بچوں سے مسجد میں نجاست کا غالب گمان ہے تو مطلقا جائز نہیں ہے ورنہ بلااجرت پڑھانا جائز ہے ،اجرت کے ساتھ نہیں،اس تطبیق پر دلیل ،فقہاء کا حدیث سے استدلال ہے کہ صبی کے ساتھ مجنون کو بھی ملایاہے تو حدیث میں صبی سے مراد وہ بچہ ہو گا جو عقل نہ رکھتاہو یااس سے نجاست کا غالب گمان ہو۔

(فتاوی رضویہ جلد16،صفحہ460،مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاھور)

ناسمجھ بچہ سے نجاست کا غالب گمان ہو تو مسجد میں لانا،ناجائزو گناہ ہے ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔

درمختار مع ردالمحتار میں ہے:” (یحرم إدخال صبیان ومجانین حیث غلب تنجیسھم)لما أخرجہ المنذری مرفوعا:”جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم، وبیعکم وشراءکم، ورفع أصواتکم، وسل سیوفکم، واقامۃ حدودکم، وجمروھا فی الجمع، واجعلوا علی أبوابھا المطاھر“ بحر۔۔۔۔(وإلا فیکرہ)أی تنزیھا “ترجمہ:ناسمجھ بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لاناحرام ہے جب ان سے نجاست کا غالب گمان ہو،امام منذری رحمہ اللہ نے مرفوعاحدیث پاک کو ذکر کیا کہ:”اپنی مساجد کو بچوں ،پاگلوں ، خریدوفروخت،اونچی آوازوں، تلوار کھینچنے ،حدود قائم کرنے سے بچاؤ اوراجتماعات میں ان مساجد کو خوشبودار رکھواور ان کے دروازوں پر طہارت حاصل کرنے کے اسباب مہیا کرو۔“اگر ان سے نجاست کا غالب گمان نہ ہو توان کامسجد میں لانامکروہ تنزیہی ہے۔

(ردالمحتار،جلد2،صفحہ429،مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:”اگر نجاست کا ظن غالب ہو توانہیں مسجد میں آنے دیناحرام اورحالت محتمل ومشکوک ہو تومکروہ۔“

(فتاوی رضویہ جلد16،صفحہ458،مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاھور)

سات سال کے بچے کو نماز کا حکم ہے کہ یہ اس کا سنِ تمیز ہے۔حدیث پاک میں ہے:" قال النبی علیہ السلام: مروا الصبی بالصلاۃ إذا بلغ سبع سنین، واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیھا "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ **(سنن ابی داؤد، صفحہ169، مطبوعہ بیروت)**

اس حدیث پاک کے تحت شرح ابوداؤد للعینی میں ہے" وانما عین السنۃ السابعۃ لأنھا سنۃ التمییز، ألا یری أن الحضانۃ تسقط عند انتھاء الصبی الی سبع سنین؟ "ترجمہ: حدیث پاک میں ساتویں سال کو معین کیا، کیونکہ یہی سال تمیز کا سال ہوتا ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ ماں کی پرورش کا دورانیہ بھی اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب بچہ سات سال کا ہو جاتا ہے۔

(شرح ابی داؤد، جلد2، صفحہ127، مطبوعہ بیروت)

حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"أقل سن یعتبر فیہ التمییز سبع سنین "ترجمہ: سب سے کم عمر جس میں تمیز کا اعتبار ہوتا ہے وہ سات سال کی ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ600، مطبوعہ بیروت)

مراہقین اور سن تمیز تک پہنچنے والے بچوں کی الگ سے صف بنانے کا حکم ہے۔حدیث پاک میں ہے:" استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم أولوا الأحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم " ترجمہ: صفیں سیدھی کرو، اس میں اختلاف نہ کرو، تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا، مجھ سے سب سے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عاقل وبالغ ہیں، پھر وہ جو، ان کے قریب ہوں، پھر وہ جو، ان کے قریب ہوں۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر432، صفحہ217، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت لمعات التنقیح اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے:"واللفظ للمرقاۃ: (ثم الذین یلونھم) : **كالمراهقين**، أو الذين يقربون الأولين في النهى والحلم، (ثم الذين يلونهم) : **كالصبيان المميزين**، أو الذين هم أنزل مرتبة من المتقدمين حلما

وعقلا۔" ترجمہ: (پھر وہ جو، ان سے قریب ہوں) **جیسے مراہقین** یا وہ لوگ جو اگلی صف والوں سے عقل وحلم میں قریب ہوں۔ (پھر وہ جو، ان سے قریب ہوں) **جیسے سن تمیز تک پہنچے ہوئے بچے**، یا وہ لوگ جو اگلی صف والوں سے حلم وعقل میں کم درجے کے ہوں۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحہ154، مطبوعہ بیروت)

مرآۃ المناجیح میں فرمایا: "فقہاء جو فرماتے ہیں کہ نماز میں پہلے مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی، پھر خنثوں کی، پھر عورتوں کی، اس کا ماخذ بھی یہی حدیث ہے۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ166، مطبوعہ لاھور)

عمدۃ القاری میں ہے: " أن الصبی اذا ملك نفسه وضبطها عن اللعب وعقل الصلاۃ وشرع له حضور العید وغیرہ " ترجمہ: بچہ جب اپنے خود پر ضبط کرنا سیکھنے لگے اور خود کو کھیل سے روکے اور نماز کو سمجھے تو اس کیلئے عید کی نماز اور اس کے علاوہ اجتماعات میں حاضر ہونا، مشروع وجائز ہے۔

(عمدۃ القاری جلد6، صفحہ223، مطبوعہ بیروت)

شور کرنے والے اور مسجد کا ادب پامال کرنے والے چاہے بچے ہوں یا بوڑھے ہوں، سب کو مسجد میں آنے سے روکا جاسکتا ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر **بچے بلکہ بوڑھے** بھی بے تمیز، نامہذب ہوں غل مچائیں، بے حرمتی کریں، مسجد میں نہ آنے دئے جائیں۔۔۔۔اور **اگر ایسے نہ ہوں** تو انہیں مسجد میں غیر اوقاتِ نماز میں پڑھانا مضائقہ نہیں رکھتا۔"

(فتاوی رضویہ جلد16، صفحہ458، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

18 ربیع الاول 1447ھ/12 ستمبر 2025ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے